47764 ـ بھابھی کا دیور کے سامنے آنا

سوال

میرے بھائی کی تقریبا دو برس قبل شادی ہوئی ہے، اور اس مدت کے درمیان وہ اپنی بیوی کو اپنے بھائیوں کے سامنے بھی نہیں آنے دیتا، چاہے باپرد ہو کر ہی، اور جب بھائی اسے ملنے آتے ہیں تو پھر بھی وہ اپنی بیوی کو ان سے بات چیت بھی نہیں کرنے دیتا، اور اب تك ہم نہ تو اپنی بھابھی كی شكل سے واقف ہيں، اور نہ ہی ہم نے اس سے كوئی بات بھی نہيں كی، سوال يہ ہے كہ آيا شريعت ميں ايسا كرنا جائز ہے، يا كہ اس ميں كچھ تشدد اور سختی پائی جاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت پر واجب ہے كہ وہ اجنبی اور غير محرم مردوں سے اپنا سارا جسم چھپا كر ركھے، اور اس ميں چہرہ بھی شامل ہے، اور حتمی طور پر تو خاوند كے رشتہ دار مردوں سے پردہ ضروری ہے، اور يہ عمل اس كے برعكس ہے جو اكثر متساہل قسم كے لوگ ان ايام ميں كر رہے ہيں.

حالانكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے جب ايك صحابی نے خاوند كے رشتہ دار مرد كا بيوی كے پاس آنے كے متعلق دريافت كيا تو آپ صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ديور تو موت ہے "

يعنی خاوند كا قريبی رشتہ دار مرد تو موت كی طرح ہے، تو پھر واجب يہی ہے كہ خاوند كے رشتہ دار مردوں سے احتياط برتی جائے، اور اس ميں خاوند كے بھائی بھی شامل ہيں، كيونكہ اس معاملہ ميں لوگ بہت سستی كرتے ہيں.

آپ كے بھائی نے آپ كی بھابھی كو آپ كے سامنے آنے سےمنع كر كے بہت اچھا عمل كيا ہے، اور آپ كی بھابھی نے بھی اللہ تعالی اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے حكم اور اپنے خاوند كی بات تسليم كر كے اچھا عمل كيا ہے، يہ اپنی جانب سے لازم كرنا اور سختی و شدت نہيں، بلكہ يہ تو اللہ تعالی كے حكم كو تسليم كرنا اور ماننا ہے، اور بھائيوں كے ليے اپنی بھابھی كو ديكھنا كوئی ضروری نہيں، چہ جائيكہ اس كے ساتھ بيٹھ كر اس سے بات چيت اور ہنسی مذاق كيا جائے!!.

اور اہل علم ميں سے جس نے بھی عورت كو اس كے خاوند كے قريبی رشتہ دار مردوں كے ساتھ بيٹھنے كی اجازت

دی ہے وہ اس شرط پر ہے کہ اگر مجلس میں کوئی شك و شبہ نہ ہو، یا پھر ان دونوں کے مابین حرام خلوت نہ ہو، یا پھر دونوں جانب سے حرام نظر اور دیکھنا نہ پایا جائے، افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل اکثر لوگوں کی مجالس ت وانہی اشیاء پر مشتمل ہوتی ہیں.

اور اگر مندرجہ بالا برائیوں سے مجلس خالی ہو اور عورت مکمل پردہ کر کے آئے تو پھر اس کے لیے وہاں بیٹھنا اور کلام کرنا اس شرط پر جائز ہے کہ وہ بات میں نرم لہجہ اختیار نہ کرے اور لہکا لہکا کر بات مت کرے لیکن پھر بھی افضل اور زیادہ کامل اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ ایسا نہ کرے، اور یہی آپ کے بھائی نے بھی کیا ہے، حتی کہ دل پاك صاف رہیں اور دل ان راہوں سے صاف رہے جن سے شیطان داخل ہوتا ہے.

اور ایسا نہ نہیں ہونا چاہیے کہ آپ کے بھائی کے اس اچھے فعل کی بنا پر آپ کے تعلقات خراب ہو جائیں، اور آپ کی بیویوں کے آپس میں تعلقات اچھے نہ رہیں، وہ دونوں دین اور خیر و بھلائی پر ہیں، اور آپ کو چاہیے کہ آپ ان کے قریب ہوں، اور ان دونوں کے طریقہ سے آپ لوگوں کے ساتھ تعلقات بنائیں.

اور یہ علم میں رکھیں کہ بھائیوں کا اپنے بھائی کو صرف اس بنا پر ڈانٹنا اور اس سے ناراض ہونا کہ اس نے اپنی بیوی کو پردہ کروا لیا ہے، یا پھر وہ اسے ان کے ساتھ نہیں بیٹھنے دیتا اور اس سے شك میں پڑنا - ان شاء اللہ - آپ ایسے لوگوں میں شامل نہیں ہیں، لیکن شیطان بعض اوقات انسان کو بہکا دیتا ہے، اور اس کے لیے غلط چیز کو مزین کر کے دکھاتا ہے، تو اس طرح اس کے سامنے نیکی کو برائی بنا کر رکھ دیتا ہے، اور برائی کو نیکی نبا کر دکھاتا ہے، اور پردہ اور شرم و حیا کوتشدد اور سختی بنا کر رکھ دیتا ہے، اور بےپردگی اور بےشرمی کو ترقی اور ثقافت بنا کر پیش کرتا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں اور ہمارے اعضاء کو پاك صاف کر دے، اور آپ سب کو خیر و بھلائی پر جمع کرے، اور آپ کے دلوں میں محبت و بھائی چارہ اور الفت پیدا کر دے، اور آپ کو لوگوں کے لیے بہترین نمونہ بنا دے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13261) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .